۶۔ دلوں میں روشنی کرو

یونسؔ قنوّجی

پہلی بات : بچپن میں ہم نے خرگوش اور کچھوے کی کہانی پڑھی ہے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم چلنا چاہیں، قدم بڑھائیں تو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے لیکن اگر ہم ہمت نہ ہاریں اور آگے بڑھتے رہیں تو سست روی اور کمزوری کے باوجود منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ منزل پانے کا جذبہ کامیابی کی ضمانت بن جاتا ہے۔ ذیل کی نظم میں مصیبتوں اور رکاوٹوں کے باوجود ہمت نہ ہارنے اور آگے بڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

جان پہچان : یونسؔ قنوجی کا پورا نام محمد یونس بیگ تھا۔ وہ ۱۹۲۶ء میں اُتر پردیش کے شہر قنوج میں پیدا ہوئے۔ ان کی نظمیں مشہور ہفت روزہ 'ندائے ملت' میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ انھوں نے اپنی نظموں میں قومی مسائل کو پیش نظر رکھ کر ان کے حل تلاش کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ان کے افکار اور خیالات میں ایک منظّم فکر اور صالح اقدار کی فراوانی ہوتی ہے۔ 'شعلۂ افکار' اور 'زخمِ احساس' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ۱۹۸۳ء میں یونسؔ قنوجی کا انتقال ہوا۔ ذیل کی نظم ان کے مجموعۂ کلام 'شعلۂ افکار' سے لی گئی ہے۔

بہت فریب کھا چکے — بڑے الم اُٹھا چکے
ہجومِ غم میں کھو چکے — تباہ حال ہو چکے
رضا پہ سر جھکا چکے — نصیب آزما چکے
سکوں میں آگ لگ چکی — متاعِ جاں سلگ چکی
نظر اُداس ہو چکی — شکارِ یاس ہو چکی
وفا کی حد بھی ہو چکی — جفا کی حد بھی ہو چکی
بس اب جفا و جور کی کلائیوں کو تھام لو
قدم بڑھاؤ دوستو

بجا کہ آج دہر میں — تمھارے میرے شہر میں
فضا میں انتشار ہے — غبار ہی غبار ہے
بھٹک رہی ہے زندگی — پنپ رہی ہے تیرگی
مگر مجھے بتاؤ تو — ذرا نظر ملاؤ تو
دلوں میں یہ ہراس کیوں — نظر شکارِ یاس کیوں
تھکے تھکے ہو کس لیے — بجھے بجھے ہو کس لیے
یقیں کرو کہ تم جہانِ زیست کے امام ہو
قدم بڑھاؤ دوستو

بکے ہوئے ضمیر سے　　دبے ہوئے خمیر سے
شعورِ آرزو نہ لو　　مذاقِ جستجو نہ لو
تمھاری ٹھوکروں میں ہے　　یہ تختِ جم ، یہ تاجِ کَے
نظر میں بجلیاں بھرو　　دلوں میں روشنی کرو
یہ رزمگاہِ خیر و شر　　ہے جانے کب سے منتظر
کہیں سے کوئی لو اُٹھے　　کہیں تو کوئی گل کھلے
ہوس گزیدہ شام سے سحر کا انتقام لو
قدم بڑھاؤ دوستو

خلاصہ : اس نظم میں شاعر کہتا ہے کہ ہم مشکلوں سے گزر چکے ہیں، ہم نے بہت دھوکے کھائے، بہت دُکھ سہے، غموں سے سمجھوتا کیا، نا اُمیدی کا شکار ہوئے مگر اب ظلم وستم برداشت نہیں کریں گے۔ شاعر کہتا ہے کہ آگے بڑھو اور ظلم کرنے والے ہاتھوں کو روک دو۔ یہ سچ ہے کہ آج دنیا میں شہر شہر بد نظمی پھیلی ہوئی ہے، ظلم کا غبار پھیلا ہوا ہے، راستہ دِکھائی نہیں دیتا، پاؤں تھک گئے ہیں، دل اُداس ہیں مگر ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہم ان حالات کو بدل سکتے ہیں۔ بس قدم بڑھانے کی دیر ہے۔ کچھ لوگ ضرور ایسے ہیں جنھوں نے اپنا ضمیر بیچ دیا ہے، ظلم سے ہاتھ ملا لیا ہے مگر ہمیں ان سے متاثر نہیں ہونا ہے۔ اگر ہم اُٹھ کھڑے ہوں تو تخت و تاج کو ٹھوکروں سے اُڑا سکتے ہیں۔ دنیا اچھائی اور برائی کی جنگ کا میدان ہے۔ وقت یہ چاہتا ہے کہ کوئی ظلم و جبر کے خلاف اُٹھ کھڑا ہو، ہمت سے قدم بڑھائے۔ جیت ہماری ہوگی اس لیے قدم بڑھاؤ۔ دنیا کے نظام کو بدل ڈالو۔

معانی و اشارات

نصیب آزمانا	-	کسی چیز کو پانے کی کوشش کرنا	
متاع	-	پونجی	
انتشار	-	بکھراؤ	
تیرگی	-	اندھیرا	
ہراس	-	خوف	
بجھے بجھے ہونا	-	نا اُمید ہونا	
جہانِ زیست	-	دنیا، جہاں زندہ رہا جاتا ہے	
امام	-	قائد، لیڈر	
جم	-	ایران کے بادشاہ جمشید کے نام کا مخفف	
کَے	-	کیانی بادشاہ کیقباد کے نام کا مخفف	
رزمگاہ	-	جنگ کا میدان	
لَو اُٹھنا	-	چراغ جلنا، نئی بات کی ابتدا ہونا	
گل کھلنا	-	روشنی ہونا، چراغ جلنا، پھول کھلنا	
ہوس گزیدہ شام سے ...	}	برائی کی تاریکی کو پھیلنے سے روکنے کا اشارہ ہے۔	

مشقی سرگرمیاں

نظم کا بغور مطالعہ کر کے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

◄ ’جان پہچان‘ کی مدد سے نظم ’دلوں میں روشنی کرو‘ کے شاعر کا شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔

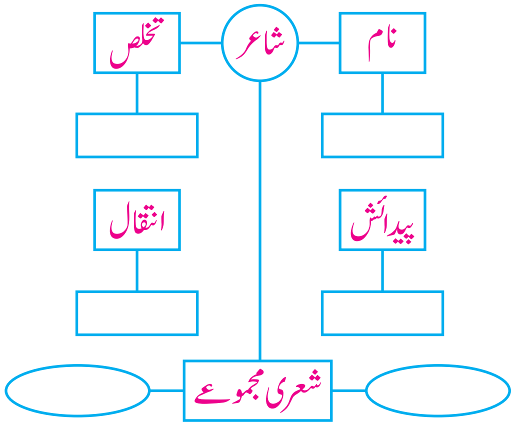

◄ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ شاعر جور و جفا کی کلائیوں کو تھام لینے کا مشورہ کیوں دے رہا ہے؟

۲۔ آج میرے تمھارے شہر کا کیا حال ہے؟

۳۔ شاعر کن لفظوں میں یقین دلا رہا ہے کہ نوجوان ہی تبدیلی لا سکتے ہیں؟

۴۔ شاعر نے رزمگاہِ خیر و شر کسے کہا ہے؟

۵۔ شاعر نظم میں کس کس سے انتقام لینے کا مشورہ دیتا ہے؟

◄ مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ پہلے بند میں شاعر ماضی کی کن باتوں کا تذکرہ کر رہا ہے؟

۲۔ دوسرے بند میں شاعر نے زمانے کی عکاسی کس طرح کی ہے؟

۳۔ تیسرے بند میں شاعر کن الفاظ میں حوصلہ افزائی کر رہا ہے؟

◄ مفصل جواب لکھیے۔

نظم کا پیغام اپنے لفظوں میں لکھیے۔

زورِ قلم

◄ ’’یقین کرو کہ تم جہانِ زیست کے امام ہو‘‘ اس مصرعے کی وضاحت کیجیے۔

◄ نظم کے آخری بند میں شاعر نے جو نصیحت کی ہے اسے اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

◄ ’’ہوس گزیدہ شام سے سحر کا انتقام لو‘‘ اس مصرعے کی استحسانی وضاحت کیجیے۔

تلاش و جستجو

◄ درج ذیل الفاظ کے قافیے تلاش کر کے لکھیے۔

۱۔ اداس ⟵ ______

۲۔ دہر ⟵ ______

۳۔ انتشار ⟵ ______

۴۔ ہراس ⟵ ______

۵۔ ضمیر ⟵ ______

لغت کا استعمال

◄ نظم سے ہم معنی الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

◄ دیے ہوئے الفاظ کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے لکھیے۔

الم ، آزما ، اب ، آگ ، اداس ، انتشار ، آرزو

عکس برعکس

◄ نظم سے متضاد الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

NQU2JG